دلائل کی روشنی میں

زیورات میں زکاۃ کا وجوب راجح ہے

تالیف

فضیلۃ الشیخ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی مدنی حفظہ اللہ

(داعی صوبائی جمعیت اہلِ حدیث ممبئی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

زیورات کی زکاۃ

اولاً: جمہور اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ استعمال کے لئے سونے، چاندی کے علاوہ سے بنے زیورات میں زکاۃ نہیں ہے، جیسے ہیرے، موتی اور جواہرات وغیرہ سے بنے زیورات، اور اگر زیورات سونے چاندی کے ہوں اور ان میں ہیرے موتی وغیرہ جڑے ہوں تو بھی زکاۃ صرف سونے چاندی میں ہوگی، اور اگر تجارت کی غرض سے ہوں تو اموال تجارت کی حیثیت سے ان سب میں زکاۃ واجب ہوگی[1]۔

ثانیاً: سونے چاندی کے حرام زیورات مثلاً سونے چاندی کے برتن ہوں' یا مرد سونے کی انگوٹھی یا گھڑی استعمال کرے یا عورت سانپ، بچھو یا کسی پتنگے تتلی وغیرہ جاندار کے شکل میں بنے ہوئے زیورات استعمال کرے' یا وہ زیورات جو تجارت کی غرض سے ہوں' اُن میں زکاۃ واجب ہے[2]۔

ثالثاً: سونے چاندی کے مباح اور پہنے جانے والے زیورات میں زکاۃ کا حکم:

اس مسئلہ میں سلف تا خلف اہل علم کا اختلاف رہا ہے، اور اس سلسلہ میں ان کی تقریبا چار رائیں[3] پائی جاتی ہیں، جن میں **مشہور اقوال اور رائیں حسب ذیل دو ہیں:**

● **پہلی رائے:** یہ ہے کہ عورت کے پہنے جانے والے زیورات میں زکاۃ نہیں ہے:

یہ صحابہ کرام میں عبد اللہ بن عمر، جابر بن عبد اللہ، انس بن مالک، عائشہ صدیقہ اور اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم اور چند تابعین سمیت' جمہور اہل علم کی رائے ہے[4]۔

عدم وجوب کے دلائل:

أ حدیث جابر مرفوع وموقوف:

---

[1] المغني لابن قدامة (3/44)، والكافي لابن قدامة، (2/149)، والفروع وتصحيح الفروع لابن مفلح (4/161)۔

[2] دیکھئے: المغني لابن قدامة (3/47)، والمقنع مع الشرح الكبير والانصاف، 7/30)، والشرح الممتع على زاد المستقنع (6/125)، و(6/135)، وفتاوى اللجنة الدائمة، (9/261)

[3] دیکھئے: سبل السلام (1/533)، وجامع احکام النساء لمصطفى العدوی (2/144)۔

[4] المغني لابن قدامة (3/41)، والمجموع شرح المهذب (6/33)، وبداية المجتهد ونهاية المقتصد (2/11)، وجامع ترمذي (3/20)۔

”لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ“[1]۔

زیورات میں زکاۃ نہیں ہے۔

[۲] ۔ اثر ابن عمر رضی اللہ عنہما:

” أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَلِّي بَنَاتَهُ وَجَوَارِيَهُ الذَّهَبَ ثُمَّ لاَ يُخْرِجُ مِنْ حُلِيِّهِنَّ الزَّكَاةَ“[2]۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی بیٹیوں اور لونڈیوں کو سونے کے زیورات پہناتے تھے، لیکن ان کی زکاۃ نہیں نکالتے تھے۔

[۳] اثر ابن عمر رضی اللہ عنہما:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ”لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ“[3]۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: زیورات میں زکاۃ نہیں ہے۔

[۴] اثر جابر رضی اللہ عنہ:

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ: عَنِ الْحُلِيِّ أَفِيهِ زَكَاةٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ إِنَّ الْحُلِيَّ يَكُونُ فِيهِ أَلْفُ دِينَارٍ؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ فِيهِ يُعَارُ وَيُلْبَسُ“[4]۔

ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے زیورات کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس میں زکاۃ ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! میں نے عرض کیا: زیورات میں ایک ہزار دینار ہوتا ہے؟ کہا: اگرچہ اتنا زیادہ بھی ہو، بس اُسے عاریۃً دیا جائے اور پہنا جائے۔

[۵] اثر عائشہ رضی اللہ عنہا:

”...أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَلِي بَنَاتِ أَخِيهَا يَتَامَى فِي حَجْرِهَا لَهُنَّ الْحُلِيُّ فَلاَ تُخْرِجُ مِنْ حُلِيِّهِنَّ الزَّكَاةَ“[5]۔

---

[1] التحقيق في مسائل الخلاف، لابن الجوزی (2/42)، حدیث (981)، وسنن الدارقطني (2/500)، حدیث (1955)، یہ روایت ضعیف، باطل اور بے اصل ہے، دیکھئے: الدراية في تخريج أحاديث الهداية (1/260)، والفوائد المجموعة (ص:61)، وضعيف الجامع (ص:708)، حدیث (4906)، وإرواء الغليل (3/294)، حدیث (817)۔

[2] موطا امام مالک (2/352)، نمبر (859)، والسنن الكبرى للبيهقي (4/233)، نمبر (7536)، ومسند الشافعي (1/228)، نمبر (628)، ومعرفة السنن والآثار (6/139)، نمبر (8278)، والتحجيل في تخريج مالم يخرج من الأحاديث والآثار في إرواء الغليل (ص:132)۔

[3] مصنف عبد الرزاق الصنعاني (4/82)، نمبر (7047)، والسنن الكبرى للبيهقي (4/233)، نمبر (7537)۔

[4] مصنف ابن أبي شيبة (2/383)، نمبر (10177)، والأموال لابن زنجويه (3/979)، نمبر (1794)۔

[5] موطأ مالک (2/351)، نمبر (858)، والسنن الكبرى للبيهقي (4/232)، نمبر (7535)، ومعرفة السنن والآثار (6/139)، نمبر (8276)۔

زوجۂ نبی مائی عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی یتیم بھتیجیوں کی، جو ان کی سرپرستی میں تھیں، کفالت کرتی تھیں، ان کے پاس زیورات تھے، وہ اُن کے زیورات کی زکاۃ نہیں نکالتی تھیں۔

۶ اثر اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما:

''عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا كَانَت لَا تُزَكِّي الْحُلِيَّ''[۱]۔

اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ زیورات کی زکاۃ نہیں نکالتی تھیں۔

ان میں سے اکثر آثار کی سندیں صحیح ہیں[۲]۔

۷ تعلیل: زکاۃ ان مالوں میں واجب ہوتی ہے جن میں نمو اور بڑھوتری ہوتی ہو، یا جن میں تجارت وغیرہ کی جائے، جبکہ پہننے والے زیورات نہ تجارت کے لئے ہیں، نہ ان میں تجارت کی جاتی ہے، نہ بڑھوتری ہوتی ہے، لہٰذا ان کی حیثیت پہنے اور استعمال کئے جانے والے کپڑوں جیسی ہے، جن میں زکاۃ نہیں ہوتی۔ زیورات میں زکاۃ کے وجوب کی صورت میں زکاۃ ادا کرتے کرتے ایک دن زیوارت ختم ہو جائیں گے[۳]۔

ان آثار اور تعلیل سے معلوم ہوتا ہے کہ زیورات میں زکاۃ واجب نہیں ہے۔

● **دوسری رائے:** یہ ہے کہ سونے چاندی کے زیورات میں مطلق طور پر زکاۃ واجب ہے، خواہ وہ پہننے کے لئے ہوں، یا ذخیرہ (بیلنس) کرنے کے لئے، یا تجارت وغیرہ کے لئے۔

یہ صحابۂ کرام میں عبد اللہ بن مسعود، عمر فاروق، عبد اللہ بن عمرو، اور ایک روایت کے مطابق عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اور بہت سے تابعین کی رائے ہے[۴]۔

وجوب کے دلائل:

۱ سونے چاندی میں زکاۃ کے وجوب سے متعلق قرآن کریم کی عمومی دلیل:

ارشاد باری ہے:

---

۱ مصنف ابن أبي شيبة (2/383)، نمبر (10178)، الأموال لابن زنجويۃ (3/979)، نمبر (1788)، ومسند إسحاق بن راھویہ (5/136)، نمبر (2253)۔

۲ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: التحجيل في تخريج مالم يخرج من الأحاديث والآثار في إرواء الغليل (ص:129-135)، جامع احکام النساء للعدوی، (2/158-159)، وصحیح فقہ السنۃ وأدلتہ وتوضیح مذاھب الأئمۃ (2/23-26)۔

۳ لیکن فی الواقع بات ایسی نہیں ہے، بلکہ زیورات اگر نصاب سے ایک گرام بھی کم ہوں گے تو زکاۃ کا وجوب ختم ہو جائے گا، اور معتدل زینت کے لئے اتنی مقدار سونا کم نہیں! جبکہ چاندی کے زیورات اس کے علاوہ ہیں۔ دیکھئے: مجموع فتاویٰ ورسائل العثیمین (18/310)۔

۴ دیکھئے: جامع احکام النساء للعدوی، (2/143-159)۔

﴿وَٱلَّذِينَ يَكۡنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلۡفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرۡهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٖ ﴿٣٤﴾ يَوۡمَ يُحۡمَىٰ عَلَيۡهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكۡوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَجُنُوبُهُمۡ وَظُهُورُهُمۡۖ هَٰذَا مَا كَنَزۡتُمۡ لِأَنفُسِكُمۡ فَذُوقُواْ مَا كُنتُمۡ تَكۡنِزُونَ ﴿٣٥﴾﴾[التوبۃ:34-35]۔

اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجئے۔ جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے جسے تم نے اپنے لئے خزانہ بنا کر رکھا تھا۔ پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔

۲ کنز کا معنیٰ ومفہوم:

کنز کیا ہے؟ آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر سونے چاندی کو سینت سینت کر رکھا جائے اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے تو وہ کنز ہے، جس پر عذاب جہنم کی وعید ہے۔

کنز کی مزید وضاحت کے لئے چند احادیث وآثار ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَكَنْزٌ هُوَ؟ فَقَالَ: ''مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنزٍ''[1]۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں سونے کے کچھ زیورات پہنتی تھی، چنانچہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ کنز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو زکاۃ کی ادائیگی کے نصاب کو پہنچے اور اس کی زکاۃ نکالی جائے، وہ کنز نہیں ہے۔

وعَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ: ﴿وَٱلَّذِينَ يَكۡنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلۡفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ﴾ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: ''مَنْ كَنَزَهَا، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا، فَوَيْلٌ لَهُ، إِنَّمَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طُهْرًا لِلْأَمْوَالِ''[2]۔

---

[1] سنن أبي داود (2/95)، حدیث (1564)، والمستدرک علی الصحیحین للحاکم (1/547)، حدیث (1438)، حدیث حسن ہے، دیکھئے: صحیح أبي داود-الأم (5/284)، حدیث (1397)، وسلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ (2/100)، حدیث (559)، وصحیح الجامع (2/978)، حدیث (5582)۔

[2] صحیح البخاري، کتاب الزکاۃ، باب ما أدي زکاتہ فلیس بکنز (2/106)، حدیث (1404)۔

خالد بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلے، تو ایک اعرابی نے پوچھا: مجھے فرمان باری: (جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے) کے بارے میں بتایئے؟ تو ابن عمر نے جواب دیا: جس نے سونا چاندی جمع کر کے رکھا اور اس کی زکاۃ ادا نہیں کیا، تو اس کے لئے تباہی ہے، یہ زکاۃ کے حکم سے پہلے کی بات ہے، جب زکاۃ کا حکم اترا تو اللہ نے اسے مال کی پاکی کا ذریعہ بنا دیا۔

وعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ''كُلُّ مَالٍ أَدَّيْتَ زَكَاتَهُ وَإِنْ كَانَ تَحْتَ سَبْعِ أَرَضِينَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ، وَكُلُّ مَالٍ لَا تُؤَدِّي زَكَاتَهُ فَهُوَ كَنْزٌ وَإِنْ كَانَ ظَاهِرًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ''[1]۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں: ہر وہ مال تم جس کی زکاۃ ادا کرتے ہو خواہ وہ ساتوں زمینوں کے نیچے کیوں نہ ہو کنز نہیں ہے، اور ہر وہ مال تم جس کی زکاۃ ادا نہیں کرتے ہو وہ کنز ہے چاہے روئے زمین پر ظاہر ہی کیوں نہ ہو۔

☑ ان احادیث و آثار سے کنز کے معنیٰ کی بخوبی وضاحت ہوتی ہے کہ جس مال، سونا چاندی خواہ پہننے والے زیورات کیوں نہ ہوں، کی زکاۃ نہ ادا کی جائے وہ کنز ہے اور اس کا مرتکب نار جہنم کا مستحق ہوگا، مزید صراحت کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث ملاحظہ کریں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ''مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ - يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ - ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ، ...''[2]۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال سے نوازا، اور اس نے اُس کی زکوٰۃ نہ ادا کی، تو قیامت کے دن اس کے مال کو نہایت زہریلے گنجے سانپ کی شکل دیدی جائے، اس کی آنکھوں کے پاس دو سیاہ نقطے ہوں گے، قیامت کے دن اسے طوق بنا دیا جائے گا، پھر وہ اژدہا اس کے دونوں جبڑوں سے اسے پکڑ لے گا اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا (زکاۃ نہ ادا کردہ) خزانہ ہوں۔

[1] السنن الکبری للبیہقي (4/139)، حدیث (7230)، ومصنف عبدالرزاق الصنعاني (4/106) حدیث (7140، 7141)۔ یہ اثر صحیح ہے، دیکھئے: صحیح الترغیب والترھیب (1/458)، حدیث (745)۔

[2] صحیح البخاري، کتاب الزکاۃ، باب إثم مانع الزکاۃ، (2/106)، حدیث (1403)، وکتاب التفسیر، باب قولہ تعالیٰ: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ﴾ [آل عمران: 180]، (6/39)، حدیث (4565)، نیز دیکھئے: صحیح بخاری، کتاب الحیل، باب في الزکاۃ وأن لا یفرق بین مجتمع ولا یجمع بین متفرق خشیۃ الصدقۃ، (9/23)، حدیث (6957)۔

۳ سونے چاندی میں زکاۃ کے وجوب سے متعلق حدیث رسول ﷺ کی عمومی دلیل:

سونے چاندی کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا عام ارشاد ہے، خواہ وہ کسی بھی شکل میں ہوں:

عَنْ أَبِي هُـرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُـولُ: قَـالَ رَسُـولُ اللهِ ﷺ: ''مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ، لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَـةِ، صُـفِّحَتْ لَـهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ، فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْـرُهُ، كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَـنَةٍ، حَـتَّى يُقْضَـى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيَرَى سَبِيلَهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ''[۱]۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جو بھی چاندی یا سونے کا مالک اس کی زکوٰۃ نہیں دیتا ہے، قیامت کے دن اس کے لئے آگ کی چٹانوں کے پرت بنائے جائیں گے، اور انہیں جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر ان سے اس کی پیشانی، پہلو اور پیٹھ کو داغا جائے گا۔ جب بھی وہ ٹھنڈے ہوں گے، پھر تپائے جائیں گے، یہ اس وقت ہوگا جب دن پچاس ہزار سال کا ہوگا، بندوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک اسے یہی عذاب ہوتا رہے گا، پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا، کہ جنت کی طرف ہے یا جہنم کی طرف۔

۴ زیورات میں زکاۃ کے وجوب اور عدم ادائیگی پر وعید کے سلسلہ میں وارد خاص احادیث:

✶ **الف:** عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَـتْ رَسُـولَ اللَّـهِ ﷺ وَمَعَهَـا ابْنَـةٌ لَهَـا، وَفِي يَـدِ ابْنَتِهَـا مَسَـكَتَانِ غَلِيظَتَـانِ مِـنْ ذَهَـبٍ، فَقَـالَ لَهَا: ''أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا؟''، قَالَتْ: لَا، قَالَ: ''أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللَّهُ بِهِمَا يَـوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَـارٍ؟''، قَالَ: فَخَلَعَتْهُمَا، فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّـبِيِّ ﷺ وَقَالَتْ: هُمَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَـلَّ وَلِرَسُـولِهِ''[۲]۔

عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون رسول اللہ

---

[۱] متفق علیہ: صحیح بخاري، کتاب الزکاۃ، باب إثم مانع الزکاۃ، (2/106)، حدیث (1402)، صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب إثم مانع الزکاۃ، (2/680)، حدیث (987)، نیز دیکھئے: کتاب الزکاۃ، باب إثم مانع الزکاۃ، (2/685)، حدیث (988)۔

[۲] سنن أبي داود، کتاب الزکاۃ، باب الکنز ما ھو وزکاۃ الحلي (2/95)، حدیث (1563)، وسنن النسائي، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الحلي (5/38)، حدیث (2479)، یہ حدیث حسن ہے، دیکھئے: صحیح أبي داود-الأم (5/283)، حدیث (1396)، وآداب الزفاف في السنۃ المطھرۃ (ص:256)، وإرواء الغلیل (3/296)، وصحیح الترغیب والترھیب (1/471)، حدیث (768)، نیز دیکھئے: صحیح فقہ السنہ وأدلتہ وتوضیح مذاھب الأئمۃ (2/24)، وفتح الغفار الجامع لأحکام سنۃ نبینا المختار (2/805)، حدیث (2497)۔

ﷺ کی خدمت میں آئی، اس کے ساتھ اس کی ایک بچی بھی تھی، اور اس بچی کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے موٹے کڑے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کی زکاۃ دیتی ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں! آپ نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات سے خوشی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں ان دونوں کے بدلے آگ کے دو کڑے پہنائے؟ یہ سن کر اس نے ان دونوں کڑوں کو نکال کر اللہ کے نبی ﷺ کے حوالہ کر دیا، اور کہا: یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہیں۔

✷ **ب:** عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَتَتَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ''أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللهُ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟'' قَالَتَا: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: ''فَأَدِّيَا حَقَّ اللهِ عَلَيْكُمَا فِي هَذَا''(١)۔

عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: یمن کی دو عورتیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئیں، ان دونوں نے سونے کا کنگن پہن رکھا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں کو پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے؟ دونوں نے کہا: نہیں! اللہ قسم نہیں! اے اللہ کے رسول، آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس زیور میں تم دونوں پر جو اللہ کا حق واجب ہے اُسے ادا کر دو۔

✷ **ج:** عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَأَى فِي يَدَيَّ فَتَخَاتٍ مِنْ وَرِقٍ، فَقَالَ: ''مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ؟''، فَقُلْتُ: صَنَعْتُهُنَّ أَتَزَيَّنُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ''أَتُؤَدِّينَ زَكَاتَهُنَّ؟''، قُلْتُ: لَا، أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ، قَالَ: ''هُوَ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ'' (٢)۔

---

(١) مسند أحمد طبع الرسالۃ (11/248)، حدیث (6667 حسن)، و (11/502)، حدیث (6901 حسن)، وجامع ترمذي (3/20)، حدیث (637)، حدیث حسن ہے، دیکھئے: صحیح الترغیب والترھیب (1/471)، حدیث (768)۔

(٢) سنن أبي داود (2/95)، حدیث (1565)، وسنن الدارقطني (2/497)، حدیث (1951)، والسنن الکبری للبیھقي (4/235)، حدیث (7547)، یہ حدیث صحیح ہے، دیکھئے: صحیح أبي داود - الأم (5/284)، حدیث (1398)، وآداب الزفاف في السنۃ المطھرۃ (ص:264)، وإرواء الغلیل (3/296)، وصحیح الترغیب والترغیب (1/472)، حدیث (769)، وفتح الغفار الجامع لأحکام سنۃ نبینا المختار (2/806)، حدیث (2499)۔

عبداللہ بن شداد بن الہاد بیان کرتے ہیں کہ ہم زوجۂ نبی ﷺ مائی عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے ہاتھوں میں چاندی کی بلانگینہ انگوٹھیاں دیکھیں، اور فرمایا: عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کے لئے سنورنے کی غرض سے انہیں پہن لیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان کی زکاۃ ادا کرتی ہو؟ میں نے جواب دیا: نہیں! یا کچھ جو اللہ چاہتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے حق میں آگ کے لئے کافی ہے۔

☑ محدث العصر علامہ البانی رحمہ اللہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں:

زیورات میں زکاۃ کے وجوب کے سلسلہ میں یہ حدیث صریح ہے[1]۔

✶ د: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، قَالَتْ: دَخَلْتُ أَنَا وَخَالَتِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهَا أَسْوِرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَنَا: " أَتُعْطِيَانِ زَكَاتَهُ؟ " قَالَتْ: فَقُلْنَا: لَا، قَالَ: "أَمَا تَخَافَانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللهُ أَسْوِرَةً مِنْ نَارٍ؟ أَدِّيَا زَكَاتَهُ"[2]۔

اسماء بنت یزید بیان کرتی ہیں کہ میں اور میری خالہ دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، میری خالہ سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھیں، تو آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: کیا تم دونوں اس کی زکاۃ دیتی ہو؟ ہم نے جواب دیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں کو ڈر نہیں لگتا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنا دے؟ اس کی زکاۃ ادا کردو۔

⑤ زیورات میں زکاۃ کے وجوب اور ادائیگی کی صریح عملی دلیل:

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِطَوْقٍ فِيهِ سَبْعُونَ مِثْقَالًا مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، خُذْ مِنْهُ الْفَرِيضَةَ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ فِيهِ. قَالَتْ: فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِثْقَالًا وَثَلَاثَةَ أَرْبَاعِ مِثْقَالٍ فَوَجَّهَهُ ... قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَضِيتُ لِنَفْسِي مَا رَضِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَرَسُولُهُ ﷺ"[3]۔

---

[1] آداب الزفاف في السنة المطهرة (ص: 264)۔

[2] مسند احمد طبع الرسالۃ (45/586)، حدیث (27614)، یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، دیکھئے: صحیح الترغیب والترغیب (1/473)، حدیث (770)، وفتح الغفار الجامع لأحکام سنۃ نبینا المختار (2/806)، حدیث (2501)۔

[3] جزء فیہ أحادیث ابن حیان المعروف بأبي الشیخ الاصبہانی، لابن مردویہ (ص: 83)، حدیث (30)، یہ حدیث صحیح ہے، اسے محدث عصر علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے، دیکھئے: سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ (6/1183)، حدیث (2978)۔

شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک طوق لے کر آئی جو ستر (۷۰) مثقال سونے کا تھا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طوق میں سے اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ فرض زکاۃ لے لیجئے۔ بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں سے (1.75 مثقال) یعنی پونے دو مثقال زکاۃ لے لی اور اسے بھیج دیا۔۔۔میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی ذات کے لئے اس بات سے خوش ہوں جس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہیں۔

علامہ البانی رحمہ اللہ اس حدیث کی تخریج کے بعد فرماتے ہیں:

''اس حدیث میں اس بات کی صریح دلیل ہے کہ عورتوں کے زیورات میں زکاۃ کا وجوب عہد رسالت میں معروف تھا...اسی لئے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا اپنا طوق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئیں، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی زکاۃ لے لیں''[۱]۔

[۶] زیورات میں زکاۃ کے وجوب پر صحابہ کرام کے آثار[۲]:

✷ الف: اثر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَأَلَتْهُ امْرَأَةٌ عَنْ حُلِيٍّ، لَهَا فِيهِ زَكَاةٌ؟ قَالَ: ''إِذَا بَلَغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَزَكِّيهِ''، قَالَتْ: إِنَّ فِي حِجْرِي يَتَامَى لِي أَفَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِمْ؟ قَالَ: ''نَعَمْ''[۳]۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون نے اُن سے اپنے زیورات کے بارے میں پوچھا: کہ کیا اس میں زکاۃ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب دو سو درہم پہنچ جائے تو اس کی زکاۃ نکال دیا کرو' اُس خاتون نے پھر پوچھا: میری کفالت میں کچھ ایتام ہیں' کیا میں وہ زکاۃ انہیں دے سکتی ہوں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

✷ ب: اثر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ:

عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ ''أْمُرْ مَنْ قِبَلَكَ مِنْ نِسَاءِ الْمُسْلِمِينَ، أَنْ يُصَدِّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ ...''[۴]۔

---

[۱] سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ وشيء من فقهها وفوائدها للالبانی (6/1185)۔

[۲] ان تمام آثار کو محققین نے صحیح یا حسن قرار دیا ہے، دیکھئے: جامع أحکام النساء (2/153-157)، وصحیح فقه السنة وأدلته وتوضیح مذاهب الأئمة (2/25-26)۔

[۳] مصنف عبدالرزاق الصنعاني (4/83)، حدیث (7055)۔

[۴] مصنف ابن أبي شيبة (2/382)، حدیث (10160)، والسنن الكبرى للبيهقي (4/234)، حدیث (7544)، والتاريخ الكبير للبخاري (4/217)، نمبر (2556)۔

شعیب بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ کو خط لکھا کہ: اپنے یہاں کی مسلمانوں کی عورتوں کو حکم دو کہ وہ اپنے زیورات کی زکاۃ نکالیں۔

✷ ج: اثر عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ:

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ إِلَى خَازِنِهِ سَالِمٍ أَنْ يُخْرِجَ زَكَاةَ حُلِيِّ بَنَاتِهِ كُلَّ سَنَةٍ"(١)۔

عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے خازن سالم کو لکھا کرتے تھے کہ وہ اپنی بیٹیوں کے زیورات کی زکاۃ ہر سال نکال دیا کریں۔

✷ د: اثر عائشہ رضی اللہ عنہا:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: "لَا بَأْسَ بِلُبْسِ الْحُلِيِّ إِذَا أُعْطِيَ زَكَاتُهُ"(٢)۔

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: زیورات پہننے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ اس کی زکاۃ ادا کی جائے۔

حضرات تابعین سعید بن المسیب، سعید بن جبیر، إبراهیم النخعي، عطاء بن أبو رباح، محمد بن شهاب زهري، عبد الله بن شداد، اور سفیان الثوري وغیرہ کا بھی یہی موقف ہے کہ زیورات میں زکاۃ واجب ہے(٣)۔

☑ ترجیح:

مسئلہ میں اہل علم کے دونوں اقوال اور ان کے دلائل کا جائزہ لینے سے جو بات راجح معلوم ہوتی ہے (واللہ اعلم) وہ یہ ہے کہ حسب ذیل وجوہات کی بنا پر زیورات میں زکاۃ واجب ہے:

[١] مجموعی طور پر وجوب کے دلائل عدم وجوب کے دلائل سے زیادہ، واضح، قوی اور ٹھوس ہیں۔

[٢] وجوب کے سلسلہ میں کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمومی دلائل موجود ہیں، جن کا کوئی

---

(١) السنن الکبریٰ للبیهقي (4/234)، حدیث (7545)، وسنن الدار قطني (2/500)، حدیث (1957)۔

(٢) السنن الکبریٰ للبیهقي (4/234)، حدیث (7545)، وسنن الدار قطني (2/500)، حدیث (1956)، اس کی سند صحیح ہے، دیکھئے: فتح الغفار الجامع لأحکام سنة نبینا المختار (1/280)، حدیث (875)، والبدر المنیر (5/582)۔

(٣) دیکھئے: جامع أحکام النساء (2/156-157)، وصحیح فقه السنة وأدلته وتوضیح مذاهب الأئمة (2/25-26)۔

قابل اعتبار مخصص نہیں ہے [1]، جبکہ عدم وجوب کے سلسلہ میں کتاب اللہ کی کوئی عمومی نص یا عام صحیح مرفوع حدیث بھی موجود نہیں ہے۔

[۳] وجوب کے سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کی ایک سے زائد مرفوع صحیح اور حسن احادیث موجود ہیں، جبکہ عدم وجوب کے سلسلہ میں کوئی مرفوع حدیث سوائے جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے موجود نہیں ہے، اور اُسے محققین نے باطل وبے اصل قرار دیا ہے۔

[۴] عدم وجوب کے سلسلہ میں صحابہ وتابعین کے جو آثار موجود ہیں، وجوب کے دلائل کے بالمقابل اُن کی معقول توجیہ وتعلیل کی جانی ممکن ہے [2] برخلاف عدم وجوب کے دلائل کے بالمقابل وجوب کے دلائل کی۔

[۵] عدم وجوب کے سلسلہ میں وارد آثار صحابہ وتابعین اور تعلیلات، وجوب کے دلائل پر اثر انداز نہیں ہوسکتے۔ چنانچہ علامہ امیر صنعانی رحمہ اللہ عدم وجوب کے سلسلہ میں وارد آثار کے بارے میں فرماتے ہیں:

"...وَلَكِنْ بَعْدَ صِحَّةِ الْحَدِيثِ لَا أَثَرَ لِلْآثَارِ" [3]۔

لیکن حدیث صحیح ہونے کے بعد اِن آثار کا کوئی اثر نہیں۔

[۶] وجوب پر عمل کرنا شرعاً زیادہ قرین احتیاط واطمینان ہے، نیز اس میں مومن کے لئے اپنی ذمہ داری سے بری الذمہ ہونے کا پہلو موجود ہے، واللہ اعلم [4]۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ أجمعین

ماخوذ از: ((زکوٰۃ؛ مختصر احکام ومسائل- فضیلۃ الشیخ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ مدنی حفظہ اللہ: ص: ۱۱۷ تا ۱۳۱))

---

[1] دیکھئے: الموسوعة الفقهية الميسرة في فقه الكتاب...(3/39)، والفقه الميسر في ضوء الكتاب والسنة(1/129)۔

[2] دیکھئے: مصنف عبد الرزاق الصنعاني (4/83)، اثر (7052)، نیز دیکھئے: الجامع فی احکام النساء(2/150)، حاشیہ(۱)۔

[3] سبل السلام، للامير الصنعاني (1/533)۔

[4] قدیم وجدید اہل علم کی ایک بڑی جماعت نے الحمدللہ زیورات میں زکاۃ کے وجوب کو راجح قرار دیا ہے۔ دیکھئے: تحفة الأحوذي(3/226)، ومرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (6/166)، وأضواء البيان، للشنقيطي ،2/457، وسلسلة الأحاديث الصحيحة ،للألباني رحمہ اللہ،6/1185، حدیث (2978) کے تحت، وفتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء،9/61-68، ومجموع فتاوىٰ ابن عثیمین،18/116-172، ومجموع فتاویٰ ابن باز،14/8884)، والوجيز في فقه السنة والكتاب العزيز (ص:218)۔